طاہر نوید چوہدری

انڈونیشیا اور ایسٹ ٹمور

سہارتو کے زوال کے بعد انڈونیشیا اس وقت سول وار سے دوچار ہے۔ اس کے طویل آمرانہ اقتدار کے دوران جبر و تشدد کے ذریعے دبائی گئی سیاسی بے چینی، معاشی ناہمواری اور احساس محرومی کی چنگاری شدید معاشی بحران کے بعد ایسی آگ کی صورت بھڑک اٹھی ہے کہ جس کے شعلوں کی لپیٹ میں پورا ملک آچکا ہے۔ سہارتو نے جو Regime Oligarchy قائم کر رکھی تھی، اس کے نتیجے میں ملک اب مکمل تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ معاشی عدم استحکام کے بعد مزید پولیٹیکل ریفارمز کے لیے شروع ہونے والے پر تشدد احتجاجی مظاہرے اب نسلی اور مذہبی فسادات کا رخ اختیار کر چکے ہیں جس کی وجہ سے صورت حال ایسی گھمبیر ہو گئی ہے کہ اس سے نپٹنے اور لا اینڈ آرڈر کو بحال رکھنے میں موجودہ حکومت بالکل ناکام اور بے بس نظر آتی ہے۔ ملک کے مشرقی صوبے Maluka اور اس کے دارالحکومت امبون میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان خونریز تصادم کے نتیجے میں دو سو سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ لوگوں کے گھروں کے علاوہ چرچ اور مساجد کو نذر آتش کیا جا چکا ہے۔ ادھر جزیرہ بورنیو میں ہو رہے بد ترین نسلی فسادات میں اب تک ۱۵۰ افراد مارے گئے ہیں اور ہزاروں لوگ بے گھر ہو کر دوسری جگہوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مذہب اور نسل کے نام پر قتل وغارت اور لوٹ مار کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اس کے ساتھ ہی انڈونیشیا کے صوبے Lrian Jays، اور Aceh کے علاوہ دیگر علاقوں میں خود مختاری اور علیحدگی کی تحریکیں بھی زور پکڑ رہی ہیں۔ سہارتو نے Aceh میں ۱۹۸۹ء میں مارشل لا لگا دیا تھا۔ اس وقت انڈونیشیا کو سب سے اہم ایسٹ ٹمور East Timor کا مسئلہ درپیش ہے جہاں انڈونیشیا کا ۲۴ سالہ قبضہ خاتمے کے قریب ہے۔ ٹمور جزیرہ کا مشرقی حصہ ایسٹ ٹمور کہلاتا ہے۔ اس کا کیپسل ڈلی Dilli ہے اور یہاں کی زیادہ تر آبادی عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ ۱۵۲۰ء میں سب سے پہلے پرتگالی ٹمور جزیرہ میں صندل کی لکڑی کی تجارت کے لیے آئے تھے اور پھر ۱۵۲۲ء میں ہسپانوی بھی یہاں آپہنچے مگر وہ یہاں اپنے قدم جما نہ سکے۔ ۱۶۱۳ء میں ولندیزی جزیرہ کے مغربی حصہ پر قابض ہو گئے جو ڈچ ٹمور کہلایا جبکہ پرتگال کے قبضہ میں مشرقی حصہ کو پرتگالی ٹمور کہا جانے لگا۔ یوں ٹمور پر قبضہ کے لیے آئندہ صدیوں میں دونوں کلونیکل پاورز کے درمیان اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اس دوران ۱۸۱۲ء سے لے کر ۱۸۱۵ء تک مختصر عرصہ کے لیے اس جزیرہ پر برطانیہ کی بھی حکومت رہی۔ پھر بالآخر پرتگال اور ہالینڈ کے درمیان ٹمور کی تقسیم کے لیے ۱۸۵۹ء، ۱۸۹۳ء اور ۱۹۰۴ء میں اس پر باقاعدہ عمل درآمد ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران پورے ٹمور جزیرے پر جاپان نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۴۹ء میں جزیرے کا مغربی حصہ یعنی ڈچ ٹمور انڈونیشیا میں شامل کر دیا گیا لیکن پرتگالی ٹمور یا ایسٹ ٹمور بدستور پرتگال کی کالونی بنا رہا۔ پھر ۱۹۵۱ء میں پرتگال نے ایسٹ ٹمور کو اپنا سمندر پار صوبہ بنا لیا اور ۱۹۷۵ء تک یہ پرتگال کا ہی حصہ رہا اس دوران پرتگال سے آزادی کے لیے جو جدوجہد ہو رہی تھی، اس کے نتیجے میں ایسٹ ٹمور کے نام سے آزادی کا اعلان کر دیا لیکن اس کے فوراً بعد ہی انڈونیشیا کی فوج ایسٹ ٹمور میں داخل ہو گئی اور ۱۹۷۶ء میں اسے انڈونیشیا کا ۲۷ واں صوبہ بنا دیا گیا لیکن یو این او نے ایسٹ ٹمور پر انڈونیشیا کے قبضہ کو تسلیم نہیں کیا۔

سہارتو کے بعد انڈونیشیا میں پیدا ہوئے بحران کے بعد ایسٹ ٹمور کا مسئلہ عالمی سطح پر توجہ کا باعث بنا ہوا ہے اور یہاں آزادی کا مطالبہ شدت اختیار کر چکا ہے اور اس مسئلہ پر یو این او کے تحت انڈونیشیا اور پرتگال کے درمیان پھر سے مذاکرات ہو رہے ہیں لیکن حال ہی میں انڈونیشیا کے صدر بی جے حبیبی نے ایسٹ ٹمور کو مکمل آزادی دینے کا اعلان کر کے سب کو حیران کر دیا ہے۔ صدر حبیبی کے مطابق اگر ایسٹ ٹمور خود مختاری کی پیشکش کو قبول کرتا ہے تو پھر ایک سال کے اندر ایسٹ ٹمور کو مکمل آزادی دی جا سکتی ہے لیکن اس کا فیصلہ آئندہ الیکشن میں منتخب نے والی پارلیمنٹ کرے گی۔

ادھر صورت حال یہ ہے کہ خود ایسٹ ٹمور کی لیڈر شپ بھی اتنی جلدی مکمل آزادی کے لیے ابھی تیار نہیں ہے۔ ایسٹ ٹمور کے کچھ لیڈر مکمل آزادی سے قبل اسے کم از کم دو سال تک یو این او کے زیر انتظام رکھنا چاہتے ہیں تاکہ اس دوران لا اینڈ آرڈر پر قابو پانے کے علاوہ حکومتی مشینری اور انتظام کو سنبھالنے کا تجربہ بھی حاصل ہو سکے۔ جبکہ نظربند لیڈر Xahana Gusamo مکمل آزادی کے حق میں ہیں۔ انہوں نے ۱۷ سال تک انڈونیشیا کے خلاف گوریلا مومنٹ چلائی تھی مگر ۱۹۹۲ء میں انہیں

گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا اور اب حکومت نے انہیں ایک گھر میں نظر بند کیا ہوا ہے۔ ایسٹ تیمور کی مکمل آزادی کے لیے ریفرنڈم کرانے کے لیے بھی کہا جا رہا ہے جبکہ انڈونیشیا اس پر تیار نہیں ہے اور یو این او کے تحت ہونے والے حالیہ مذاکرات میں عوام کی رائے معلوم کرنے کے لیے ریفرنڈم کرانے کی بجائے ووٹنگ کرانے کے لیے کہا گیا ہے۔ اس ووٹنگ کا کیا طریقہ کار ہوگا' اس کی تفصیلات ابھی سامنے نہیں آئیں۔ کچھ بھی ہو' ایک بات طے ہے کہ ایسٹ تیمور پر انڈونیشیا کا قبضہ اب خاتمے کے قریب ہے لیکن کیا ایسٹ تیمور ایک آزاد ریاست کے طور پر زندہ بھی رہ سکے گی؟ اس حوالے سے مختلف خدشات کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے۔ بہرحال مسئلہ کو طے کرنے کے لیے انڈونیشیا کا رضامند ہونا خوش آئند بات ہے۔ سردست کم از کم ۵ سال تک ایسٹ تیمور کو مکمل خود مختاری دیتے ہوئے انڈونیشیا کے ساتھ اس کی کنفیڈریشن بنا دی جائے اور یہاں سے انڈونیشیا کی فوج کے انخلاء سے قبل یو این او کی امن فوج کو تعینات کیا جائے تا کہ اس دوران ایسٹ تیمور کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کا موقع مل سکے اور اس کے بعد عوام اگر کنفیڈریشن میں نہ رہنا چاہیں تو پھر اسے مکمل آزادی دے دی جائے۔ اس طرح اب فوری آزادی کی صورت میں خونریزی اور سول وار کے جن خطرات کا اظہار کیا جا رہا ہے' اس سے بچا جا سکے۔

(بشکریہ روزنامہ پاکستان لاہور)

- -

حضرت عمرؓ اور اچھی خوراک

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک روز اپنے والد محترم امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر اپنی خوراک میں کچھ تبدیلی کر لیں اور اچھی خوراک استعمال کیا کریں تو آپ اپنی ذمہ داریاں زیادہ اچھے طریقے کے ساتھ نباہ سکیں گے اور آپ کو قوت و صحت حاصل ہوگی۔

حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا تمہاری رائے یہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تمہاری خیر خواہی کو جانتا ہوں مگر میں نے اپنے دو ساتھیوں (حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر ؓ) کو جس طریقہ پر چھوڑا ہے' اگر اس سے ہٹ جاؤں گا تو آخرت میں ان کی رفاقت حاصل نہیں کر سکوں گا (اس لیے مجھے میرے حال پر رہنے دو)

(تاریخ الخلفاء سیوطیؒ)

بلا تبصرہ

فلم انڈسٹری اور مولانا محمد اکرم اعوان

لاہور (کلچر رپورٹر) اداکارہ انجمن کی فلم انڈسٹری میں باقاعدہ واپسی ہو گئی ہے۔ گزشتہ رات انہوں نے اپنی فلم "چودھرانی" کا افتتاح گلوکارہ عذرا جہاں کے گانے سے کیا۔ اداکارہ انجمن پانچ سال کے بعد جب ایورنیو سٹوڈیو میں داخل ہوئیں تو مین گیٹ پر فلمسازوں' ڈائریکٹروں' تکنیکی عملے اور پرستاروں نے ان کا زبردست خیر مقدم کیا۔ سٹوڈیو میں ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے۔ مین گیٹ سے فوارے تک راستے کو گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ فوارے پر سٹیج بنایا گیا جس پر اداکارہ انجمن کی ایک بڑی تصویر لگائی گئی۔ افتتاح کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ تقریب کے اختتام پر انجمن سٹوڈیو سے روانہ ہوئیں تو پرستار ان کی گاڑی کے آگے آگئے۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اداکارہ انجمن نے کہا کہ میں فلمی دنیا چھوڑ چکی تھی مگر فلمسازوں' ڈائریکٹروں اور پرستاروں نے اس قدر مجبور کیا کہ میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور فلم انڈسٹری میں واپس آگئی۔ آج واپسی پر لوگوں نے جس طرح میرا خیر مقدم کیا' میں اس کی بڑی مشکور ہوں۔ خصوصاً ذوالفقار علی ماٹا' حسن عسکری اور ریاض بٹ کی جنہوں نے مجھے "چودھرانی" بنایا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پرستاروں نے ہی انجم سے انجمن بنایا۔ انہوں نے کہا کہ سلطان راہی اس ملک کے بڑے آرٹسٹ تھے۔ میں ان کی کمی پوری کرنے کی کوشش کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ لوگ ہم لوگوں کو اچھا نہیں سمجھتے۔ فلم والوں کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ یہ لوگ اچھے نہیں ہوتے۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اس تاثر کو زائل کرنے کے لیے آج میں اس تقریب میں ایک روحانی شخصیت کو لائی ہوں۔ یہ شخصیت تنظیم الاخوان کے سربراہ مولانا اکرم اعوان ہیں۔ مولانا اکرم اعوان نے کہا کہ فلم سب سے بڑا ذریعہ ابلاغ ہے۔ فلم والوں کے پاس بہت زیادہ سننے والے اور دیکھنے والے ہوتے ہیں اس لیے فلم کو صرف وقت گزارنے یا غم غلط کرنے کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس ذریعے سے قوم کی تربیت کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ

ہمارے بچے مغرب کی بنائی ہوئی کارٹون فلمیں دیکھتے ہیں۔ بچوں نے سینوں پر مکی ماؤس کی تصویر بنا رکھی ہیں۔ دراصل مغرب والے کارٹون فلموں کے ذریعے اپنے نظریات ہمارے بچوں پر مسلط کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری انڈسٹری کو بھی کارٹون فلمیں بنانی چاہئیں اور ان کے لیے ملا دو پیازہ' علی بابا کے موضوعات کافی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری فلم انڈسٹری نے جن حالات میں غیر ملکی فلم انڈسٹریوں کا مقابلہ کیا' اس پر ہماری انڈسٹری قابل تحسین ہے۔ (بحوالہ روزنامہ نوائے وقت [illegible])